احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

جمعرات 4 مارچ 2010ء

روزنامہ

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعرات 4 مارچ 2010ء 17 ربیع الاول 1431 ہجری 4/امان 1389 ہش جلد 60-95 نمبر 49

مومنوں کی نصرت

اور یقیناً ہم نے تجھ سے پہلے کئی رسولوں کو ان کی قوم کی طرف بھیجا۔ پس وہ ان کے پاس کھلے کھلے نشانات لے کر آئے تو ہم نے ان سے جنہوں نے جرم کئے انتقام لیا اور ہم پر مومنوں کی مدد کرنا فرض ٹھہرتا تھا۔

﴿الروم 48﴾

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

131۔نشان۔ ناظرین میرے اس رسالہ میں پڑھیں گے کہ ایک دفعہ میں نے بشمبر داس برادر شرمپت کھتری کے بارہ میں ایک پیشگوئی کی تھی کہ وہ اس مقدمہ فوجداری سے جو اُس پر بنا تھا بَری تو نہیں ہوگا مگر نصف قید رہ جائے گی۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ جب بشمبر داس نصف قید بھگت کر رہا ہو گیا جیسا کہ پہلے سے پیشگوئی میں بتلایا گیا تھا تو اُس کے وارثوں نے خلاف واقعہ طور پر یہ مشہور کر دیا کہ بشمبر داس بَری ہو گیا۔ رات کا وقت تھا اور میں اپنی بڑی (۔) میں نماز پڑھنے کے لئے گیا تھا جب ایک شخص علی محمد نام مُلّا ساکن قادیان نے (۔) میں آ کر یہ بیان کیا کہ بشمبر داس بَری ہو گیا ہے اور بازار میں اُس کو مبارکبادیاں مل رہی ہیں تو مجھے یہ خبر سُنتے ہی بہت صدمہ پہنچا اور دل میں بیقراری پیدا ہوئی کہ متعصب ہندو اِس بات پر حملہ کریں گے کہ تم نے تو یہ خبر دی تھی کہ بسمبر داس بَری نہیں ہوگا اب دیکھو وہ تو بَری ہو گیا۔ مجھے اِس غم سے ایک ایک رکعت نماز کی ایک ایک سال کے برابر ہو گئی اور جب میں نماز میں کسی رکعت کے بعد سجدہ میں گیا تو اُس وقت میرا اضطرار نہایت تک پہنچ گیا تھا۔ تب سجدہ کی حالت میں ہی بلند آواز سے خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا......... یعنی کچھ خوف مت کر تو ہی غالب ہے۔ پھر میں منتظر رہا کہ یہ پیشگوئی کس طرح پوری ہوگی مگر کوئی نشان ظاہر نہ ہوا میں بار بار اسی شرمپت سے پوچھتا تھا کہ کیا یہ سچ ہے کہ بشمبر داس بَری ہو گیا؟ تو وہ یہی جواب دیتا تھا کہ وہ درحقیقت بَری ہو گیا ہے مجھے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی اور اس گاؤں میں جس سے میں دریافت کرتا وہ یہی کہتا تھا کہ ہم نے بھی سُنا ہے کہ وہ بَری ہو گیا ہے اسی طرح قریباً چھ 6 ماہ گذر گئے یا کچھ کم وبیش اور شریر لوگ ٹھٹھا اور ہنسی کرتے تھے جیسا کہ اُن کی قدیم سے عادت ہے مگر شرمپت نے کوئی ٹھٹھا اور ہنسی نہیں کی جس سے مجھے یقین ہوا کہ اب تو اُس نے شرافت کا برتاؤ مجھ سے کیا ہے مگر پھر بھی میں اُس کے روبرو نادم ہوتا تھا کہ اس قدر تاکید سے میں نے اُس کو اُس کے بھائی کے بَری نہ ہونے کی خبر دی تھی اور اب یہ صورت پیش آئی لیکن تاہم اپنے خدا پر میرا پختہ ایمان تھا اور مجھے یقین تھا کہ خدا کوئی نظارۂ قدرت دِکھلائے گا اور ممکن ہے کہ بَری ہونے کے بعد پھر ماخوذ ہو جائے مگر یہ مجھے خبر نہ تھی کہ خود یہ خبر بریّت ہی ایک بناوٹ ہے۔ بعد اس کے ایسا اتفاق ہوا کہ صبح کے وقت آٹھ بجے کے قریب بٹالہ کا ایک تحصیلدار حافظ ہدایت علی نام جس کا پہلے بھی ذکر ہو چکا ہے بطور دورہ قادیان میں آیا کیونکہ قادیان تحصیل بٹالہ کے متعلق ہے اور وہ ہمارے مکان پر آ گیا اور ابھی گھوڑے پر سے نہیں اُترا تھا کہ چند ہندو جیسا کہ ان کی رسم ہے اُس کو سلام کرنے کے لئے آ گئے اور اُن میں بشمبر داس بھی تھا تب تحصیلدار نے بشمبر داس کو دیکھ کر کہا کہ بشمبر داس ہم اس سے خوش ہوئے کہ تم نے قید سے رہائی پائی۔ مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے میں نے تو اِس بات کو سنتے ہی سجدہ شکر کیا اور فی الفور شرمپت کو بلایا کہ تو کس لئے اتنی مدت تک میرے پاس جھوٹ بولتا رہا کہ بشمبر داس بَری ہو گیا اور مجھے ناحق دُکھ دیا۔ اُس نے جواب دیا کہ ایک معذوری کی وجہ سے یہ جھوٹ بولنا پڑا اور وہ یہ ہے کہ ہماری قوم میں رشتوں اور ناطوں کے وقت ادنیٰ ادنیٰ باتوں میں نکتہ چینیاں ہوتی ہیں اور کسی بدچلنی کے ثابت ہونے سے لڑکیاں ملنی مشکل ہو جاتی ہیں سو اِسی معذوری سے میں خلاف واقعہ کہتا رہا اور خلاف واقعہ شہرت دی۔

﴿حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22ص 314﴾

مقابلہ حسن کارکردگی بین المجالس

(انصاراللہ پاکستان 2009ء)

سال 2009ء/1388 ہش میں زعماء اعلیٰ اور زعماء مجالس مقامی انصاراللہ پاکستان میں کارکردگی کے لحاظ سے علم انعامی کی حقدار اور پہلی دس مجالس کی فہرست حضور کی خدمت میں منظوری کیلئے بھجوائی گئی تھی۔ مجلس عاملہ کی رائے کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب مجالس کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے۔ آمین

(1) مجلس انصاراللہ مغلپورہ لاہور۔
اول اور علم انعامی کی حقدار
(2) مجلس انصاراللہ ربوہ۔ دوم
(3) مجلس انصاراللہ بحریہ سوسائٹی کراچی۔ سوم
(4) مجلس انصاراللہ شاہدرہ ٹاؤن لاہور۔ چہارم
(5) مجلس انصاراللہ فیکٹری ایریا شاہدرہ لاہور۔ پنجم
(6) مجلس انصاراللہ فیصل ٹاؤن لاہور۔ ششم
(7) مجلس انصاراللہ ڈرگ کالونی کراچی۔ ہفتم
(8) مجلس انصاراللہ مارٹن روڈ کراچی۔ ہشتم
(9) مجلس انصاراللہ دارالنور فیصل آباد۔ نہم
(10) مجلس انصاراللہ جوہر ٹاؤن لاہور۔ دہم

اللہ تعالیٰ ان مجالس کیلئے یہ اعزاز مبارک فرمائے اور انہیں احسن رنگ میں خدمت کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(قائد عمومی مجلس انصاراللہ پاکستان ربوہ)

ماہر امراض جلد کی آمد

مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب ماہر امراض جلد مورخہ 7 مارچ 2010ء کو ایڈمنسٹریشن بلاک فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب وخواتین ان کی خدمات سے استفادہ کے لئے ہسپتال تشریف لائیں اور پرچی روم سے قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروالیں اور مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تلاوت قرآن کریم

اپنی بچیوں کو جہیز میں قرآن کریم بھی دینا چاہیے کہ علم و معرفت بڑھانے کا سب سے بڑا یہی ذریعہ ہے۔ (فیصلہ شوریٰ 2009ء)

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل فیصلہ جات شوریٰ 2009ء)

قرآن سے بہت پیار کرو

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

''سوتم قرآن کو تدبر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو۔ ایسا پیار کہ تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّهٗ فِی الْقُرْاٰنِ '' کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں..... تمہاری تمام فلاح اور نجات کا سرچشمہ قرآن میں ہے۔ کوئی بھی تمہاری ایسی دینی ضرورت نہیں جو قرآن میں نہیں پائی جاتی۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذب قیامت کے دن قرآن ہے۔ اور بجز قرآن کے آسمان کے نیچے اور کوئی کتاب نہیں جو بلاواسطہ قرآن تمہیں ہدایت دے سکے۔ خدا نے تم پر بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں عنایت کی۔ میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ کتاب جو تم پر پڑھی گئی اگر عیسائیوں پر پڑھی جاتی تو وہ ہلاک نہ ہوتے...... پس اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے یہ بڑی دولت ہے۔''

(کشتی نوح، روحانی خزائن جلد 19 صفحہ 26-27)

قرآن شریف تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح الاوّل فرماتے ہیں۔

'' قرآن شریف میری غذا اور میری تسلی اور اطمینان کا سچا ذریعہ ہے اور میں جب تک ہر روز اس کو کئی مختلف رنگ میں پڑھ نہیں لیتا مجھے آرام اور چین نہیں آتا۔ بچپن ہی سے میری طبیعت خدا نے قرآن شریف پر تدبر کرنے والی رکھی ہے اور میں ہمیشہ دیر دیر تک قرآن شریف کے عجائبات اور بلند پروازیوں پر غور کیا کرتا ہوں۔''

(حقائق الفرقان جلد چہارم صفحہ 82)

قرآن کریم کو بار بار پڑھو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

''تم قرآن کریم کو بار بار پڑھو اور اسے سمجھنے اور پھیلانے کی کوشش کرو۔ یہاں تک کہ جب تم بولو تو تمہاری زبانوں سے قرآن کریم جاری ہو۔ اور جب تم لکھو تو تمہاری قلموں سے قرآن کریم جاری ہو۔ اور تمہارے خیالات اور تمہارے جذبات اور تمہاری خواہشات سب کی سب قرآن کریم کی تابع ہوں۔ جب تک تمہاری زبانوں سے قرآن کریم نہیں بولے گا اور جب تک تمہاری قلموں سے قرآن کریم نہیں نکلے گا اس وقت تک دنیا تمہارے ذریعہ سے ہدایت نہیں پا سکتی۔''

(تفسیر کبیر جلد ششم صفحہ 430)

قرآن کریم پیار کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں:۔

''قرآن کریم سے اتنا پیار کرو کہ اتنا پیار تمہیں دنیا میں کسی اور چیز سے نہ ہو۔ لیکن میں دیکھتا ہوں کہ جماعت اس طرف پوری طرح متوجہ نہیں ہو رہی...... ہر احمدی کا گھر ایسا ہونا چاہیئے کہ اس میں رہنے والا ہر فرد جو اس عمر کا ہے کہ وہ قرآن کریم پڑھ سکتا ہو صبح کے وقت اس کی تلاوت کر رہا ہو۔''

(مشعل راہ جلد دوم صفحہ 2)

ہر گھر میں تلاوت ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

''میں چاہتا ہوں کہ اس صدی سے پہلے پہلے ہر گھر نمازیوں سے بھر جائے اور ہر گھر میں روزانہ تلاوت قرآن کریم ہو۔ کوئی بچہ نہ ہو جسے تلاوت کی عادت نہ ہو۔ اس کو کہیں تم ناشتہ چھوڑ دیا کرو مگر سکول سے پہلے تلاوت ضرور کرنی ہے اور تلاوت کے وقت کچھ ترجمہ ضرور پڑھو، خالی تلاوت نہیں کرو...... کیونکہ وہ گھر جس کے بسنے والے خدا کے گھر نہیں بساتے، قرآن کریم سے اور آنحضرت ﷺ سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ ایسے گھروں کو ویران کر دیتا ہے۔''

(مشعل راہ جلد سوم صفحہ 600)

کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

''کوئی احمدی کبھی بھی ایسا نہ رہے جو کہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت نہ کرتا ہو، کوئی احمدی ایسا نہ ہو۔ جو اس کے احکام پر عمل نہ کرتا ہو۔ اللہ نہ کرے کہ کبھی کوئی احمدی اس آیت کے نیچے آ جائے کہ اس نے قرآن کریم کو متروک چھوڑ دیا ہو۔ پس اس کے لئے توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ جو کمیاں ہیں ہر ایک کو اپنا اپنا جائزہ لینا چاہئے کہ ہمارے اندر کوئی کمی تو نہیں۔ ہم نے قرآن کریم کو چھوڑ تو نہیں دیا۔ تلاوت باقاعدگی سے ہو رہی ہے یا نہیں۔ ترجمہ پڑھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ تفسیر سمجھنے کی کوشش ہو رہی ہے کہ نہیں۔ متروک چھوڑنے کا مطلب یہی ہے کہ اس کے حکموں پر عمل نہیں کر رہے، نہ اللہ کے حقوق ادا کر رہے ہیں نہ بندوں کے حقوق ادا کر رہے ہیں۔ ایسی صورت میں جب ہر کوئی اپنا جائزہ لے تو ہر ایک کو اپنا علم ہو جائے گا کسی کو بتانے کی ضرورت نہیں رہے گی۔''

(خطبات مسرور جلد دوم صفحہ 694)

تبصرہ

Hadayit Ullah Bangvi
A Devoted Ahmadi, My Father My Friend

ابا جان مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب

مصنف: سمیع اللہ ناصر بنگوی صاحب

ضخامت: 359

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے احمدی بزرگان اور خاندانوں کے حالات مدون کرنے اور تاریخ احمدیت کا حصہ بنانے کی تلقین فرمائی تھی، اس تحریک پر عمل کرتے ہوئے مکرم سمیع اللہ ناصر صاحب نے اپنے بزرگ ابا جان اور خاندانی حالات بزبان انگریزی اکٹھے کئے ہیں جہاں یہ کتاب ان کے خاندان کا تعارف کراتی ہے وہاں ان کے آبائی علاقوں کے متعلق معلومات بھی بہم پہنچاتی ہے۔ دیدہ زیب طباعت اور آرٹ پیپر پر چھپی اس کتاب میں خوبصورت رنگین اور بلیک اینڈ وائٹ فوٹو شامل کر کے قاری کی دلچسپی کو بڑھایا گیا ہے۔ اس سے پہلے مصنف نے اپنے دادا جان کے بارے میں بھی مبسوط کتاب تحریر کی تھی۔

مکرم ہدایت اللہ بنگوی صاحب جن کے بارے میں یہ کتاب لکھی گئی ہے 18 دسمبر 1916ء میں بنگہ میں پیدا ہوئے۔ بی اے 1943ء میں کیا۔ لندن میں آپ نے بہت سی دینی خدمات سرانجام دیں خاص طور پر جنرل سیکرٹری جماعت یو کے اور افسر جلسہ سالانہ یو۔کے وغیرہ۔ آپ خاموش طبع اور انتھک محنت کرنے والے خادم سلسلہ تھے۔

زیر تبصرہ کتاب میں مصنف نے بنگوی خاندان کا تعارف، چنگہ بنگیال کا قصبہ اور لدھیانہ کا تعارف نقشوں اور تصاویر کے ذریعہ کرادیا ہے، اس کے علاوہ قیام پاکستان کے حالات اور ہدایت اللہ صاحب کے فرانس اور انگلستان جانے اور وہاں کے ابتدائی حالات بھی تفصیل سے بیان کئے ہیں۔

مصنف نے اپنے خاندان کے بارے میں بہت شستہ اور معیاری انگریزی زبان میں یہ کتاب تحریر کی ہے اور ساتھ ساتھ اس میں عام قاری کی دلچسپی کے سامان بھی موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ مصنف اور ان کے رفقاء کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ آمین

(ایف۔ شمس)

مکرم محمد داؤد بھٹی صاحب مربی سلسلہ مکونو زون

مجلس انصار اللہ یوگنڈا کا سالانہ نیشنل اجتماع

مجلس انصار اللہ یوگنڈا کا نیشنل اجتماع مکونو زون میں دو دن کے لئے منعقد کیا گیا۔ اس اجتماع میں شرکت کے لئے تمام زونز کی مجالس کو اطلاع کر دی گئی۔

اجتماع کا آغاز مورخہ 14 نومبر 2009ء کو نماز ظہر و عصر کے بعد تلاوت قرآن کریم، عہد مجلس انصار اللہ اور دعا سے ہوا۔ اس کے بعد ایک علمی تقریر ہوئی۔ پانچ بجے شام انصار کے مابین میوزیکل چیئر کا مقابلہ ہوا۔ دیگر ورزشی مقابلہ جات خراب موسم کی وجہ سے نہ ہو سکے۔

نماز مغرب وعشاء کے بعد ایک اور علمی تقریر مکرم اسماعیل مالاگالا صاحب مربی سلسلہ نے کی اور پھر مجلس سوال وجواب منعقد ہوئی۔ سوالوں کے جواب مکرم محمد علی کائرے صاحب مربی سلسلہ اور مکرم آدم حمید صاحب نے لوکل زبان میں دیئے۔

15 نومبر بروز اتوار اجتماع کے دوسرے دن کا آغاز حسب روایت نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد مکرم اسرائیل لوٹایگا صاحب نے درس قرآن پیش کیا۔

دوسرے دن کے پروگرام کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور لوکل زبان میں نظم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک علمی تقریر بعنوان ''جماعت احمدیہ یوگنڈا کی تاریخ'' مکرم الحاج سلیمان موانجے صاحب نے کی۔ اس کے بعد انصار کی مختلف مجالس کے مابین علمی مقابلہ جات ہوئے جن میں تلاوت قرآن کریم، حفظ قرآن کریم، حفظ احادیث رسولؐ، اور دینی معلومات کوئز شامل تھے۔ ان مقابلہ جات میں ایک تقریر ''انفاق فی سبیل اللہ'' کے موضوع پر مکرم شعیب نصیر صاحب نے کی۔ یہ سیشن نماز ظہر تک جاری رہا۔

نماز ظہر کے بعد اختتامی کارروائی شروع ہوئی۔ مکرم نیشنل صدر صاحب انصار اللہ نے سالانہ رپورٹ پیش کی۔ اس کے بعد مکرم عنایت اللہ صاحب زاہد امیر جماعت یوگنڈا نے نمایاں کارکردگی دکھانے والے انصار میں انعامات تقسیم کئے اور اختتامی خطاب بھی کیا۔ مکرم امیر صاحب نے اپنے اختتامی خطاب میں انصار کو تربیتی میدان میں آگے بڑھنے اور وقف عارضی سکیم کی طرف توجہ دلائی۔ اجتماعی دعا کے ساتھ یہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔

امسال انصار کی حاضری 150 رہی۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ اجتماع ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ آمین

(الفضل انٹرنیشنل 22 جنوری 2010ء)

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع: ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر ربوہ قیمت 5 روپے

مکرم فضل احمد شاہد صاحب سابق رکن شعبہ تاریخ احمدیت

تاریخ احمدیت کا باب محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

جماعت احمدیہ کے معروف عالم دین، شعلہ بیان مقرر، مورخ احمدیت، حوالہ جات کے بادشاہ ہزاروں یادیں چھوڑ کر اس جہان فانی سے رحلت فرما گئے۔

مولانا موصوف سے میرا ابتدائی تعارف اس وقت ہوا جب میں میٹرک کے بعد ربوہ آیا اس موقعہ پر ربوہ میں کوئی لوکل جلسہ تھا۔ میرے ایک عزیز نے مجھے کہا کہ آپ نے جلسہ سنا۔ تقاریر سنیں کیا مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی تقریر بھی سنی۔ ان کے انداز سے پتہ لگتا تھا کہ مولانا کی دھاک کس طرح عوام کے دلوں میں بیٹھی تھی۔ پھر ہم مولانا کو پگڑی۔ اچکن سمیت بارہا دیکھتے رہے۔

1977ء میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب وفات پا گئے تو لوگوں کی نظر مولانا دوست محمد صاحب شاہد پر پڑتی۔ مجھے یہ بھی یاد ہے کہ بیت اقصیٰ میں ایک جلسہ ہوا اس میں حضرت مولانا ابوالعطاء صاحب شامل تھے اور ان کی موجودگی میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے اپنے واجب الاحترام اور عظیم استاد کی شاگری پر ناز کرتے ہوئے تقریر جوش جذبہ سے کی۔ ایک دفعہ میں نے دیکھا کہ حضرت قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری بیت مبارک میں خطاب فرما رہے ہیں اور آپ نے پُر جوش انداز میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد کا ممنون ہوں کہ انہوں نے مجھے بہت اچھا حوالہ نکال کر دیا ہے۔ گویا بڑے بڑے علماء بھی مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے استفادہ کرتے تھے۔

تاریخ احمدیت کے لئے حضرت مصلح موعود کی نظر انتخاب مولانا دوست محمد صاحب شاہد پر پڑی۔ اس سلسلہ میں یہ بات ذہن نشین رکھنے والی ہے کہ مولانا دوست محمد صاحب شاہد ابتداء سے 30 مئی 1983ء تک اکیلے شعبہ تاریخ میں خدمات بجا لاتے رہے۔ ان کے ساتھ کوئی اور شخص نہ تھا نہ معاون نہ کلرک نہ مددگار کارکن۔ مئی 1983ء میں خاکسار کی باقاعدہ تقرری شعبہ تاریخ میں ہوئی۔ میں 31 مئی 1983ء کو دفتر میں حاضر ہوا۔ تقرری کا آرڈر لے کر جب دفتر میں آیا تو دفتر بند ہونے میں ایک دو گھنٹے باقی تھے۔ بعض اوقات دوسرے دفاتر میں کسی آدمی کو رکھتے رکھتے کئی دن لگ جاتے ہیں مگر یہاں اس کے برعکس معاملہ تھا۔ میں نے دیکھا کہ مولانا موصوف کوئی تحقیق کا کام کر رہے ہیں اور مولانا نے میرے وہاں جاتے ہی مجھے اپنے ساتھ کام میں شریک کر لیا میں نے ان کے ساتھ 31 مئی 1983ء سے 17/اگست 1988ء تک کام کیا اس دور میں بھی ہم دو تھے کوئی کلرک یا مددگار کارکن نہ تھا۔ مولانا موصوف مجھ سے پہلے بعض اوقات بعض کاموں کے لئے عارضی طور پر کسی مربی صاحب یا کسی کارکن سے خدمت کا کام لیتے۔ خاکسار کو اپنے وقت میں مولانا صاحب کی معاونت ہر طریق سے کرنی پڑتی۔ میں بوقت ضرورت مددگار کارکن بن جاتا بوقت ضرورت کلرک۔ مگر زیادہ تر علمی کاموں میں مولانا صاحب کی معاونت کرتا۔

مولانا صاحب کی ایک ہدایت یہ تھی کہ میں تمام نئے شائع ہونے والے رسائل اور کتب پر نظر رکھوں اور ان سے اہم باتیں نوٹ کر کے محفوظ کر لوں۔ ان تمام امور میں مجھے مولانا کی راہنمائی حاصل تھی۔

محنت شاقہ

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے جماعتی کاموں کے لئے بہت زیادہ بلکہ حد سے بڑھ کر وقت دیا اور ایسی حد تک محنت کی جس کے نتیجہ میں جان خطرہ میں پڑ سکتی ہے۔ بلاشبہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ انہوں نے جان جوکھوں میں ڈال کر سلسلہ کی خدمت کی۔ ان کی محنت کا اندازہ لگانا شاید ایک مشکل کام ہے جو لوگ گہرائی سے مطالعہ کرنے کے عادی ہوں اور پھر مضمون لکھنے کے عادی ہوں انہیں شاید کچھ اندازہ ہو سکے چند مثالوں سے بات واضح کرتا ہوں۔ ذرا تاریخ احمدیت کی بیس جلدوں کو تو دیکھو۔ ایک ایک جلد اٹھا کر پڑھو تو سہی۔ اس قدر محنت شاقہ صرف تاریخ احمدیت کے معاملہ میں اکیلا ایک شخص کر رہا تھا پھر آج کل کی طرح بے شمار آسانیاں نہیں تھیں آپ نے بہت مشکل دور میں تاریخ لکھی۔ مگر یہی نہیں غیر مطبوعہ تاریخ کا مواد 23 جلدوں کی صورت میں پڑا ہے اسی پر بس نہیں آپ بہت سی کتابوں کے مصنف تھے جو تاریخ کے علاوہ ہیں۔ الفضل کے اور دیگر رسالوں کے پرانے فائل تو نکالو ایک ایک مضمون ورطہ حیرت میں ڈالتا ہے الفضل کے تازہ دور کو دیکھو۔ ”عالم روحانی کے لعل و جواہر“ کے نام سے سلسلہ مضامین نہ صرف شائع شدہ بہت ہے بلکہ غیر مطبوعہ حصہ الفضل کے پاس پڑا ہے یہی نہیں کراچی سے لے کر خیبر تک کی جماعتوں کے دورے کر کے محترم مولانا تقاریر، سوال و جواب اور دیگر کئی طریقوں سے جماعت کے دلوں کو گرماتے رہے۔ اس پر بس نہیں بے شمار ریسرچ کے کام کئی بڑے لوگوں کی طرف سے آئے جو مولانا موصوف نے انجام دیئے۔ اس قسم کے کام تو منظر عام پر نہیں آتے۔ خلیفۂ وقت سے لے کر جماعت کے ایک ادنیٰ خادم نے حوالہ جات کے لحاظ سے بہت فائدہ اٹھایا مرکز سلسلہ میں سالانہ جلسوں میں۔ اجتماعات میں ربوہ میں تقاریر ایک الگ باب ہے۔ بیرونی ممالک کے دوروں میں دیار غیر میں احباب کے دلوں میں مشعل ایمان روشن کرنے کی بھی کوشش کی ہے۔ ربوہ میں دعوت الی اللہ کی مہمات جب زوروں پر تھیں تو اس وقت مولانا کس قدر مجنونہ انداز میں دعوت الی اللہ میں سرگرم تھے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی تحریک دعوت الی اللہ کے بعد مولانا نے جمعرات کا دن دعوت الی اللہ کے لئے وقف کر دیا۔ لوگ اس موقع پر بکثرت مہمانوں کو ربوہ لاتے۔ کتابوں سے بھری ٹرالی کے پاس مولانا کھڑے ہو جاتے اور اصل کتابوں سے حوالہ جات دکھا دکھا کر لوگوں کی تسلی کراتے اس سلسلہ میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ سخت گرمی کے ایام میں مولانا مجھے فرماتے کہ میرے لئے ٹھنڈا پانی نہیں بلکہ ٹوٹی کا پانی لاؤ یہ پانی یوں لگتا جیسے ابل رہا ہے اور مولانا اسی کو پی کر پیاس بجھاتے ہمارے لئے تو یہ ناممکن بات ہے کہ جون جولائی کی گرمی ہو ٹھنڈا پانی پینے کو دل کرے مگر اپنے نفس کو مار کر گرم اور ابلتا ہوا پانی پیا جائے مگر مولانا یہ کرتے اور اس لئے کرتے تا کہ گلا ٹھیک رہے اور مجلس سوال و جواب میں رکاوٹ نہ ہو۔

متفرق امور کے لئے مولانا کا وقت نکالنا

مولانا موصوف تمام علمی اور جماعتی مصروفیات کے ساتھ بیت مبارک میں پانچوں نمازیں پڑھنے یا پڑھانے کے لئے بروقت دستیاب تھے اور نمازوں کے بعد نکاح پڑھانا جنازہ پڑھانا بعض جنازوں کے لئے بہشتی مقبرہ جانا اور تدفین میں شرکت۔ یہی نہیں ابتلاؤں کے اوقات میں افراد جماعت تسلی کے لئے مولانا کے دفتر آ رہے ہیں ان کو تسلی دلائی جا رہی ہے بعض محبت کرنے والوں کو وقت دیا جا رہا ہے۔ ان کو خوابوں کی تعبیر بتائی جا رہی ہے۔ پریشان حال لوگ دعا کے لئے آتے ہیں انہیں تسلی دی جا رہی ہے۔ احباب کے دعاؤں کے خطوط کے جواب۔ ریسرچ کے طالب لوگوں کے خطوط کے جواب دیئے جا رہے ہیں۔ ان ساری باتوں کے باوجود اپنی بیگم صاحبہ اور بچوں کو بھی وقت دیا جا رہا ہے۔ ان کے حقوق بھی ادا کئے جا رہے ہیں۔

شکر گزار اور قدردان

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد خدا تعالیٰ کے شکر گزار بھی تھے اور اس کے بندوں کے بھی۔

محترم مولانا کو اسیر راہ مولیٰ بننے کا بھی اعزاز حاصل ہے یہ امر جہاں تکلیف دہ ہے وہاں اعزاز بھی ہے۔ مگر مولانا نے اس بات کو خدا کا شکر کرتے ہوئے اور اعزاز سمجھ کر قبول کیا۔ جب مولانا جیل سے باہر آئے تو کچھ عرصہ بعد ان کی بیگم صاحبہ کی وفات ہو گئی۔ اس ابتلاء پر بھی مولانا مثبت اور شکر گزار سوچ رکھتے تھے۔ میں تعزیت کے لئے گیا تو مجھے مخاطب کر کے کہا۔ مولانا۔ اگر یہ حادثہ اس وقت پیش آتا جب میں جیل میں تھا تو مجھ پر کس قدر قیامت ٹوٹتی اور کیا حال ہوتا۔ گویا خدا کے اس پہلو سے شکر گزار ہیں کہ اس نے ان کی وفات سے قبل جیل سے رہائی عطا کی اور بوقت وفات اپنی رفیقہ حیات کے ساتھ تھے۔ مولانا جیل سے واپس آ کر خدا کے ان فضلوں کا ذکر بھی کرتے جو جیل میں انہوں نے دیکھے۔ صرف یہی نہیں لوگوں نے اور ہم نے بھی انہیں ہمیشہ خدا کے فضلوں پر شکر گزاری کرتے ہوئے دیکھا۔ اس بات کا اظہار انہوں نے مضامین اور کتاب کی صورت میں بھی کیا۔ بندوں کی شکر گزاری والا پہلو بھی بہت نمایاں تھا کسی نے چھوٹا سا کام کیا۔ جزاکم اللہ خلوص دل سے کہا۔ کسی نے تحفہ دیا اس پر فدا ہونے لگے دوسروں کے کاموں کی بہت حوصلہ افزائی کی۔

سادہ زندگی

مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد کی زندگی سادہ تھی اور واقف زندگی ہونے کی وجہ سے قناعت پسند بھی تھے۔ مولانا رشک منیر سینٹ کی شیشی ہمیشہ خریدتے گویا آپ کو خوشبو پسند بھی تھی۔ مگر سستی ترین خریدتے اور ایک بزرگ یہ روایت کرتے ہیں کہ مولانا انہیں اسی خوشبو کا تحفہ دیتے۔ جماعت سے کوئی زائد مطالبہ نہ تھا میرے ذاتی علم کے مطابق دفتر کی سٹیشنری کا بھاری خرچ مولانا جیب سے ادا کرتے۔ معمولی الاؤنس کے اندر تو یہ ناممکن تھا۔ اسی طرح مولانا نے خود کئی مرتبہ اظہار فرمایا کہ انہوں نے ذاتی جیب سے ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے ذاتی کتب خریدیں جنہیں لائبریری کی زینت بنایا۔

حضرت مولانا کو خلافت سے جو والہانہ تعلق تھا اس کا بھی میں عینی شاہد ہوں۔ مولانا مجالس سوال و جواب اور دیگر کاموں کی رپورٹیں حضور کو بھجواتے اور جب حضور کی طرف سے خوشنودی کا اظہار ہوتا تو مولانا خوشی سے پھولے نہ سماتے بلکہ خوشی کے عالم میں دکھاتے کہ یہ دیکھیں نالائقوں پر امام وقت کی شفقتیں۔

ایک دفعہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ربوہ سے باہر پاکستان کے کسی مقام پر تشریف لے گئے جب حضور ربوہ تشریف لائے تو کاروں کا پر رونق جلوس بیت مبارک کی حدود میں داخل ہوا۔ فرط مسرت سے خدام نے پُر جوش انداز میں نعرے لگا دیئے۔ حضرت مولانا نے جو میرے پاس کھڑے تھے یہ دیکھ کر فرمایا۔ ”اب پتہ لگتا ہے نا کہ ہم زندہ ہیں۔“

یعنی جماعت کی یہ زندگی اور حرارت تو خلافت سے ہی وابستہ ہے اور خلیفہ وقت کے بغیر ارض ربوہ بے رونق اور بے جان ہے۔

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب مربیان اور سلسلہ کے بزرگان کو بہت احترام کی نظر سے دیکھتے اور اس کا اظہار زبانی اور تحریری ہر دو طریق سے ہوتا۔ میرے مشاہدہ کے مطابق ہر مربی سلسلہ کو مولانا کے خطاب سے نوازتے۔ بڑے بزرگوں کے ساتھ حضرت کا لفظ بھی استعمال فرماتے۔ ایک بار ایک بہت سینئر مربی سلسلہ شعبہ تاریخ میں تشریف لائے انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے دفتر میں جا کر پوچھا کہ ”فضل صاحب کہاں ہیں“ اس پر مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے فرمایا کہ مجھے فضل صاحب کا پتہ نہیں البتہ مولانا فضل احمد صاحب شاہد فلاں جگہ پر ہیں۔

میں نے ان کو ہر مربی سلسلہ کے متعلق یہی دیکھا کہ وہ اسی طرح تحریروں میں اور زبانی بھی مخاطب ہوتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ اس خوبی میں محترم

مولانا ممتاز تھے میں نے کسی دوسرے شخص میں یہ خوبی اس طرح نہیں دیکھی۔ اسی طرح مولانا خدام سلسلہ کو ''اللہ کے شیر'' ''خدا کے شیر'' کہہ کر بھی پکارتے۔

جب میں شعبہ تاریخ احمدیت میں آیا تو میں نے سوال کیا کہ میری تقرری آپ کے پاس کس حیثیت میں ہوئی ہے آپ نے فرمایا ایسی باتوں کو چھوڑیں کام اور خدمت غرض ہونی چاہئے۔ پھر چند دن بعد فرمایا اس قسم کے شعبہ جات میں جن لوگوں کی تقرری ہوتی ہے وہ ''رکن شعبہ'' لکھتے ہیں آپ بھی یہی لکھا کریں۔ چنانچہ میں یہی لکھتا اور مولانا کے خطوط میرے پاس پڑے ہیں مولانا نے لندن سے مجھے خطوط میں اس طرح مخاطب کیا۔ ''مکرم ومحترم جناب مولانا فضل احمد صاحب شاہد رکن شعبہ تاریخ'' ہر خط میں رکن شعبہ تاریخ لکھتے ایک دفعہ محترم محمد شفیع صاحب اشرف مرحوم سابق ناظر امور عامہ وسیکرٹری حدیقۃ المبشرین نے مجھے بتایا کہ حضور انور نے میرے بارہ میں یہ بھی فرمایا ہے کہ انہیں یہ کہا جائے کہ وہ حوالہ جات پر بھی نظر رکھیں۔ اس سلسلہ میں میں نے محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد سے رابطہ کیا تو فرمایا کہ آپ لائبریری کی کتابوں کے ابتدائی صفحات دیکھا کریں جہاں بزرگوں نے سرورق پر حوالہ جات کی نشاندہی کی ہے۔ یہ بہت ہی اچھا اور پیارا اصول تھا جس سے میں نے ہمیشہ فائدہ اٹھایا۔

وفات سے قریباً دس سال قبل محترم مولانا سائیکل سے گر پڑے جس سے ان کی سرگرمیوں پر بہت اثر پڑا مگر اس دور میں بھی ان کی سیرت کے کئی پہلو سامنے آئے۔ حادثہ کے فوراً بعد میں مولانا موصوف سے فضل عمر ہسپتال میں ملا تو آپ استغفار کر رہے تھے اور انکساری سے یہ کہتے تھے کہ یہ میری شامت اعمال ہے۔ پھر مولانا نے یہ فرمایا کہ میں نے مولانا انور صاحب کو تاریخ کا فلاں حصہ قلمبند کرنے کا کہہ دیا ہے۔ مراد یہ تھی کہ مکرم انور نسیم صاحب مربی سلسلہ کو میں نے تاریخ کا فلاں کام کرنے کو کہا ہے تا سلسلہ کے کام کسی صورت میں نہ رکیں۔ مولانا کی صحت بہتر ہوئی اس حادثے کے بعد وفات سے قریباً ایک ماہ پہلے تک دفتر تشریف لے جاتے اور اپنی ذمہ داریوں کو نبھاتے رہے۔

محترم مولانا موصوف کی یادوں کے تذکرے تو جاری رہیں گے مگر یہ تذکرے بے فائدہ اور بے سود نہیں بلکہ ان تذکروں کی غرض یہ ہے کہ نوجوان نسل اپنی ذمہ داریاں سنبھالے اور بزرگوں کے نقش قدم پر چلے۔ جماعت احمدیہ کے نوجوانوں اور بچوں سے میری دردمندانہ اپیل ہے کہ جوش ولولے اور نئے عزائم سے آگے بڑھیں اور جس طرح حضرت مولانا تنہا یہ محسوس کرتے تھے کہ سلسلہ کا تمام بوجھ ان کے کندھوں پر ہے اے نوجوان نسل آپ بھی یہی محسوس کریں، آگے بڑھیں اور ذمہ داریوں کو۔ ہاں ہر قسم کی ذمہ داریوں کو نبھائیں اور حضرت مصلح موعود کے اس پیغام پر سلسلہ کے سب بزرگوں کی آواز سمجھ کر کان دھریں۔ ؎

ہم تو جس طرح بنے کام کئے جاتے ہیں
آپ کے وقت میں یہ سلسلہ بدنام نہ ہو

مکرم ڈاکٹر نذیر احمد مظہر صاحب

ہائی بلڈ پریشر کا آزمودہ علاج

موجودہ مہنگائی کے دور میں علاج معالجہ بہت مہنگا ہو چکا ہے ڈاکٹروں کی بھاری فیسیں، مہنگے ٹیسٹ، قیمتی ادویات ہر کسی کے بس کا روگ نہیں رہے۔ ہم ذیل میں ایسے آزمودہ نسخہ جات تحریر کر رہے ہیں جو بفضل خدا مفید بھی ہیں اور بے ضرر بھی۔

ہائی بلڈ پریشر کا ہومیو علاج

1۔ راؤولفیا سرپنٹائنا Rauwolfia SerpQ

فوائد:

بڑھے ہوئے خون کے دباؤ یعنی ہائی بلڈ پریشر کے لئے یہ ایک اہم ترین دوا ہے۔ یہ دوا دماغ اور مرکزی نظام اعصاب کے افعال کو فوری طور پر درست کرتی ہے اور بہت جلد مریض روبصحت ہو جاتا ہے۔

2۔ کریٹیگس Q۔ (Crataegus)

یہ بہت اعلیٰ درجہ کی مقوی قلب دوا ہے۔ دل کے ہر قسم کے عوارض میں ایک انتہائی بے خطر دوا ہے۔ اگر دل کی کواڑیوں کی عضوی خرابیوں کے باعث نسیجی ابتری سے متعلقہ کمی خون کے باعث دل کے فیل ہونے کا اندیشہ ہو تو یہ ایک بہترین دوا ثابت ہوتی ہے یہ دوا نبض کی رفتار کو کم کرتی ہے اور اسے قوت بھی بخشتی ہے، تنفس میں سہولت پیدا کرتی ہے پیشاب کی مقدار کو بڑھاتی ہے اور استسقاء کے لئے نافع ہوتی ہے۔

درد قلب، اختلاج قلب دھڑکن نیز ذرا سی مشقت یا ہیجانی کیفیت سے سانس کے پھولنے کے لئے یہ ایک نہائت موثر دوا ہے، دل میں شدید قسم کا درد ہو جو بائیں بازو تک جائے۔ دل کے عوارض کی بنا پر ہونے والے جوڑوں کے درد کے لئے بھی یہ دوا مستعمل ومفید ہے۔ دل کی خرابیاں خواہ عضوی ہوں یا فعلی ہوں، دونوں صورتوں میں یہ دوا نافع ہوتی ہے اگر دل بڑھ گیا ہو یا پھیل گیا ہو نبض کی رفتار تیز ہو، نبض کی چال محسوس نہ ہو سکے۔ نبض بے قاعدہ ہو اور ضربیں چھوڑ چھوڑ کر چلے ان جملہ کیفیات میں یہ دوا بے حد مؤثر ثابت ہوتی ہے

ترکیب تیاری

A اور B ہر دو ٹنکچر مسعود یا کسی اچھی کمپنی کے 450 ایم ایل میں خرید لیں اور ان کو 1X میں تبدیل کریں، یعنی ایک حصہ دوا میں دس حصے ڈسٹلڈ واٹر ملا کر دس، بارہ جھٹکے دیں تو یہ 1X میں تبدیل ہو جائے گا۔ A اور B 1X کو باہم ملا لیں اور پانچ دس قطرے ایک گھونٹ پانی میں ملا کر دن میں تین چار مرتبہ استعمال کریں جب یہ دوائی استعمال کریں تو ساتھ ہی ایک دو گلاس حسب مزاج و موسم سادہ یا ٹھنڈا پانی پئیں ہمارے تجربہ کے مطابق بفضل خدا ہائی بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب کا مفید، بے ضرر و مستقل علاج ہے۔

ہومیو نسخہ نمبر 2

Phosphorus, Plumbum acetic, Kalium jodat, Glonoinum, Conium, Calcium joidt, Barium chlorat, Aurum chlorat, Arsen joidat, Arnica,

کسی ہومیو سٹور سے 30 طاقت میں لیکوڈ فام 20 ایم ایل بنوالیں اور ساتھ خالی ہومیو میٹھی گولیاں 100 گرام بھی خرید لیں اور قدرے دوا گولیوں کے اوپر چھڑکیں کہ تر ہو جائیں۔ پانچ سات گولیاں تین چار مرتبہ چوسیں۔ ہائی بلڈ پریشر کے لئے بفضل خدا بے حد مفید و موثر ہے۔ ہر دو ہومیو نسخہ جات ایک ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

ہائی بلڈ پریشر کا گھریلو نباتاتی علاج

(1) لہسن تازہ ایک قاش یا پوتھی کتر کر کھانا کھانے کے فوراً بعد صبح، شام کھائیں۔

فوائد

عالمی سطح پر ہونے والی تازہ ترین تحقیقات کے مطابق اس کا مسلسل و باقاعدہ استعمال ہائی بلڈ پریشر کو بفضل خدا مستقلاً دور کرتا ہے۔ خون کو پتلا کرتا ہے اور ہائی کولیسٹرول میں بھی مفید ہے بدبو کے ازالہ کے لئے منہ میں چھوٹی سبز الائچی رکھیں۔

(2) چھلکا اسپغول 2 تا 4 چمچ صبح کے وقت میٹھے دہی پر ڈال کر یا سادہ پانی یا جوس حل کر کے پئیں۔

(3) بہت سی تحقیقات کے بعد پتہ چلا ہے کہ اجوائن میں ایک جز بیوٹائل فتھلائیڈ پایا جاتا ہے جو بلڈ پریشر کو کم کرنے میں مدد دیتا ہے، واضح ہو کہ اسی جزو کی وجہ سے اجوائن کی خوشبو ہوتی ہے، اسی مہک سے دماغ کی شریانیں کھل جاتی ہیں اور ذہنی تناؤ بھی کم ہو جاتا ہے اور اسی ذہنی تناؤ و دباؤ کی وجہ سے ہائی بلڈ پریشر کا عارضہ لاحق ہوتا ہے۔ سفوف اجوائن نصف تا ایک چمچ پانی میں 24 گھنٹے بھگو کر حسب طبیعت و موسم نیم گرم یا ٹھنڈا کر کے پئیں۔

(4) پیاز میں پروسٹا گلینڈن پایا جاتا ہے جو کہ ہائی بلڈ پریشر کو نارمل رکھنے میں معاون ہوتا ہے اس کے علاوہ اس میں اجوائن کی طرح ایک مادہ بیوٹائل فتھلائیڈ پایا جاتا ہے جو ہائی بلڈ پریشر کو بڑھنے نہیں دیتا، پیاز کچا سلاد کے طور پر بھرپور مقدار میں استعمال کرنا زیادہ مفید ہے۔

(5) مچھلی میں اومیگا 3 روغنی تیزاب (فیٹی ایسڈ) پایا جاتا ہے جو کہ بلڈ پریشر کو قابو میں رکھتا ہے جدید تحقیقات کے مطابق ایسے افراد جو ہفتے میں کم از کم دو ایک بار مچھلی کھاتے ہیں وہ ہائی بلڈ پریشر کے عارضے سے محفوظ رہتے ہیں۔

(6) ہائی بلڈ پریشر کے لیے سفوف آملہ بہت مفید ہے روزانہ صبح آدھی چمچ تا ایک چمچ ایک گھونٹ پانی میں حل کر کے پئیں۔

(7) لیموں کے رس اور اس کے چھلکے میں وٹامن پی کی خاصی مقدار پائی جاتی ہے۔ یہ باریک رگوں کی کمزوری یا ٹوٹ جانے کا ازالہ کرتا ہے لہٰذا لیموں کی سکنجبین اور خشک املی و آلو بخارے کو پانی میں بھگو کر اس کا پانی نتھار کر چینی ملا کر بار بار پلانا ہائی بلڈ پریشر کے لئے ازحد مفید ہے۔

(8) وٹامن سی ہائی بلڈ پریشر کے لیے بہت مفید پایا گیا ہے لہٰذا 3 کینو روزانہ کھانے سے ہائی بلڈ پریشر نہیں ہوتا۔

(9) کلونجی 1/4 تا نصف چمچ لہسن ایک عدد پوتھی ادرک تازہ 1/4 چمچ روزانہ استعمال کرنے سے ہائی بلڈ پریشر کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(10) ست اجوائن، ست پودینہ، مشک کافور تمام ہم وزن لے کر شیشے کی بوتل میں ڈال کر دھوپ میں رکھیں یہ حل ہو جائیں گے۔ دو قطرے صبح شام ایک چٹکی چینی یا دو چمچ پانی میں ملا کر پئیں ہائی ولو بلڈ پریشر و دیگر عوارض قلب میں مفید پایا گیا ہے۔

س: اگر کوئی شخص ایلو پیتھک ادویات ہائی بلڈ پریشر کے لئے استعمال کر رہا ہو تو کیا اس کے دوران مذکورہ بالا دوائیں استعمال کر سکتا ہے؟

ج: ایلو پیتھک ادویات کے دوران ہماری درج کردہ ادویات بیشک استعمال میں لائیں، فائدہ ہو تو ان ایلو پیتھک ادویات کا استعمال آہستہ آہستہ بند کر دیں۔ لیکن ایلو پیتھک ادویات کو یک لخت بند کر کے ان کو شروع کرنے کی غلطی نہ کریں گو کہ ہمارا درج کردہ علاج مفید بھی ہے اور بے ضرر بھی مگر قلب کا معاملہ ہونے کی وجہ سے احتیاط لازم ہے۔

س: یہ اتنے نسخہ جات ہیں کہ مریض کی توجہ منتشر ہو جاتی ہے کہ کونسا نسخہ استعمال کرے؟

ج: ان کو بغور پڑھیں اور اپنی طبیعت و مزاج و حالات کے مطابق خود نسخہ منتخب کریں۔

پرہیز غذا

تیز نمک، مرچ، مسالہ جات، گوشت، انڈے، تمباکو، کثرت چائے و کوک، ذہنی تفکرات، تلی ہوئی اشیاء، مثلاً سموسے پکوڑے، مٹھائیاں وغیرہ۔ غذا ہرے پتے والی سبزیاں، سلاد، آٹھ گلاس سادہ تازہ پانی یومیہ پینا نہ صرف ہائی بلڈ پریشر بلکہ اکثر جسمانی امراض کا قلع قمع کرتا ہے۔

مکرم لئیق احمد مشتاق صاحب مربی سلسلہ سرینام

احمدیہ کیریبین کونسل کے سالانہ جلسے

Ahmadiya Caribbean Counsil

دسمبر 1975ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی منظوری سے جزائر غرب الہند کے تین ممالک ،سرینام گیانا اور ٹرینیڈاڈ میں موجود جماعتوں کی ایک مشترکہ تنظیم ''احمدیہ کیریبین کونسل (A.C.C)'' کا قیام عمل میں آیا۔اس تنظیم کے قیام کا مقصد دعوت الی اللہ اور تربیتی پروگراموں کو تیز کرنا اور اس کے لئے مشترکہ لائحہ عمل تیار کرنا تھا۔اور اس مقصد کے حصول کیلئے تینوں رکن ممالک میں ہر سال باری باری جلسہ منعقد کرنا تھا۔اس جلسہ میں ہر رکن ملک کو اپنی سالانہ کارگذاری کی رپورٹ پیش کرنا ہوتی تھی اور اگلے سال کا لائحہ عمل تیار کیا جاتا تھا۔

پہلا جلسہ سالانہ

مورخہ 27 اور 28 دسمبر 1975ء کو اس سلسلہ کا پہلا جلسہ سالانہ ٹرینیڈاڈ میں منعقد ہوا، سرینام سے محترم مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب مربی سلسلہ اور محترم حسینی بدولہ صاحب صدر جماعت اس جلسہ میں شرکت کیلئے گئے۔

دوسرا جلسہ سالانہ

11 تا 15 نومبر 1976ء کو گیانا میں احمدیہ کیریبین کونسل کا دوسرا جلسہ سالانہ منعقد ہوا۔سرینام سے چار افراد کا وفد اس جلسہ میں شامل ہوا، یہ وفد مولانا محمد صدیق ننگلی صاحب ،عبد المطلب محمود صاحب، حسینی بدولہ صاحب اور عبدالغفور جمن بخش صاحب پر مشتمل تھا۔

1977ء میں بعض وجوہات کی بناء پر احمدیہ کیریبین کونسل کا جلسہ سالانہ منعقد نہیں ہوسکا۔

تیسرا جلسہ سالانہ

22 تا 29 نومبر 1978ء کو احمدیہ کیریبین کونسل کا تیسرا جلسہ ٹرینیڈاڈ میں منعقد ہوا، مولانا محمد صدیق صاحب نے نو رکنی وفد کے ساتھ اس جلسہ میں شمولیت کی۔

1979ء میں بعض اہم جماعتی مصروفیات کی وجہ سے سرینام کا وفد کیریبین کونسل کے چوتھے جلسہ سالانہ میں شامل نہیں ہوسکا۔

پانچواں یادگار جلسہ سالانہ

8 اور 9 نومبر 1980ء کو احمدیہ کیریبین کونسل کا پانچواں جلسہ سالانہ سرینام میں ہوا۔یہ چودھویں صدی ہجری کا آخری اور پندرہویں صدی ہجری کا پہلا دن تھا۔ 7 نومبر کو گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے مہمانوں کی آمد ہوئی، جو 35 افراد کے وفد پر مشتمل تھی۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا پیغام

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث نے اس جلسہ کیلئے خاص پیغام بھجوایا، آپ نے تحریر فرمایا ''مجھے یہ معلوم کرکے بے حد خوشی ہوئی کہ کیریبین کے ممالک کی احمدیہ جماعتیں اپنا سالانہ جلسہ پندرھویں صدی ہجری کے پہلے روز منعقد کر رہی ہیں اللہ تعالیٰ اس جلسہ میں بے حد برکت ڈالے اور اس کے شرکاء کو اپنی رحمتوں اور برکتوں سے بہرہ ور فرمائے اور وہ لوگ جنہیں ابھی تک حق کو شناخت کرنے کی توفیق نہیں ملی ان کے لئے یہ جلسہ ایک نئی روح پھونکنے کا ذریعہ ثابت ہو۔میرا پیغام اس موقعہ پر آپ کے لئے یہ ہے کہ آپ اپنے آپ کو اور اپنی نسل کو (دین) کے غلبہ کی صبح کا استقبال کرنے کیلئے تیار کریں اس طرح کہ اپنی زندگیوں کو (دین) کی تعلیم کے مطابق بسر کریں۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی برکتوں سے نوازے اور رحمت کے سایہ میں رکھے اور یہ ہمت اور توفیق عطا فرمائے کہ آپ احکام الٰہی کے مطابق اپنی زندگی گذارنے والے ہوں۔آمین۔

مرزا ناصر احمد

حضور کے اس پُر اثر پیغام کے علاوہ، محترم چوہدری سر ظفراللہ خان صاحب، مولانا عبد الوہاب آدم صاحب امیر غانا، محترم سید میر محمود احمد ناصر صاحب مشنری انچارج امریکہ، محترم محمود احمد صاحب مربی انچارج انڈونیشیا، محترم شیخ مبارک احمد صاحب امام بیت فضل لندن کے تحریری پیغامات موصول ہوئے۔حافظ قدرت اللہ صاحب مربی ہالینڈ اور مولانا عطاء المجیب راشد صاحب مربی انچارج جاپان نے آڈیو ریکارڈڈ پیغام بھجوائے۔

12 نومبر کو لجنہ کیریبین کی میٹنگ ہوئی جس میں سرینام کی حاضری 15، گیانا کی 12 اور ٹرینیڈاڈ کی 10 تھی۔13 نومبر 1980ء کو مقامی روزنامہ (De Ware Tijd) نے صفحہ 7 پر اس یادگار جلسہ کی تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

احمدیہ کیریبین کونسل کے نمائندگان

مراکز احمدیت میں

نومبر 1980ء میں محترم حسینی بدولہ صاحب ،مکرمہ نصیرہ بدولہ صاحبہ اور مکرمہ ہاجرہ صاحبہ قادیان اور پاکستان کے سفر پر روانہ ہوئے اس وفد نے یہ دورہ کیریبین جماعتوں کی نمائندگی میں کیا۔ان لوگوں نے ہالینڈ میں کچھ دن قیام کیا جہاں سے مکرم حسینی بدولہ صاحب کے بیٹے مکرم حبیب بدولہ صاحب اور ان کی فیملی بھی اس وفد میں شامل ہوئی اور چھ افراد کا یہ وفد انڈیا پہنچا، کچھ شہروں کی سیر کے بعد 16 دسمبر 1980ء کو قادیان دارالامان آمد ہوئی۔دو دن مقدس مقامات کی زیارت کی۔18 تا 20 دسمبر جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی، 21 دسمبر کو براستہ واہگہ بارڈر پاکستان گئے اور دار الذکر لاہور پہنچے، وہاں کچھ دن قیام کیا اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کے ہاں دعوت میں شریک ہوئے۔24 دسمبر کو ربوہ پہنچے۔26 تا 28 دسمبر جلسہ سالانہ ربوہ میں شرکت کی توفیق پائی۔29 دسمبر کو اس وفد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث سے ملاقات کا شرف حاصل کیا، اور حضور کو سرینام کے دورہ کی دعوت دی تو حضور نے استفسار فرمایا ''سنبھال لو گے'' تو کہا جی حضور۔جلسہ کے بعد تمام غیر ملکی مہمان حضور کے ساتھ چائے کی دعوت میں شامل ہوئے، اِس وفد کو اُس تقریب سے بھی لطف اندوز ہونے کا موقعہ ملا۔مولانا عبد الحکیم اکمل صاحب مربی سلسلہ ہالینڈ اور مولانا میر غلام احمد نسیم صاحب مربی سلسلہ گیانا، سرینام نے وفد کی دعوت کی۔ربوہ سے 2 جنوری 1981ء کو لاہور واپسی ہوئی۔وہاں سے ممبئی اور دہلی سے ہوتا ہوا یہ وفد 12 جنوری کو ہالینڈ پہنچا اور 20 جنوری 1981ء کو سرینام واپسی ہوئی۔مکرم حسینی بدولہ صاحب کے اِس سفر کا آدھا خرچ کیریبین کونسل نے ادا کیا۔

چھٹا جلسہ سالانہ

احمدیہ کیریبین کونسل کا چھٹا جلسہ سالانہ 19 تا 26 نومبر 1981ء کو ٹرینیڈاڈ میں ہوا، جس میں سرینام سے آٹھ افراد کا وفد شامل ہوا۔21 نومبر کے اجلاس میں سرینام کی سالانہ رپوٹ پیش کی گئی کہ ''اس عرصہ میں پانچ پھل حاصل ہوئے اور شام پونے آٹھ سے آٹھ بجے تک ہفتہ وار 70 ریڈیو پروگرام پیش کئے گئے''۔

ساتواں جلسہ سالانہ

18 تا 24 نومبر 1982ء کو احمدیہ کیریبین کونسل کا ساتواں جلسہ سالانہ گیانا میں ہوا۔اس جلسہ میں 8 افراد کا وفد سرینام سے شامل ہوا۔

احمدیہ کیریبین کونسل کا آخری جلسہ

احمدیہ کیریبین کونسل (A.C.C.) جس کا قیام دسمبر 1975ء میں عمل میں آیا اس کا آٹھواں اور آخری جلسہ سالانہ نومبر 1983ء میں سرینام میں ہوا۔اس جلسہ کی تیاری کیلئے نومبر کے مہینہ میں پہلے ہر اتوار کو اور پھر چند دن روزانہ وقار عمل ہوا۔جلسہ گاہ تیار کی گئی۔بیت کے ہال کے قریب کچن بنایا گیا۔وضوء کیلئے ٹوٹیاں لگائی گئیں اور بیت کے میناروں کو سفیدی کی گئی۔24 نومبر کو مہمانوں کی آمد ہوئی گیانا اور ٹرینیڈاڈ سے تین تین نمائندے تشریف لائے۔

24 نومبر کی شام کو بیت ناصر میں اجلاس ہوا۔25 نومبر کو حلقہ سارون میں جلسہ ہوا، اور 26 تاریخ کو دوبارہ بیت ناصر میں پروگرام ہوا، اس یادگار جلسہ کیلئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ،محترم وکیل التبشیر صاحب ربوہ، صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان مولانا عطاء اللہ کلیم صاحب مربی انچارج امریکہ مولانا عبدالوہاب آدم صاحب امیر غانا، حافظ قدرت اللہ صاحب مربی انچارج ہالینڈ کے پیغامات موصول ہوئے۔

خلیفہ وقت کا تاریخی پیغام

حضور نے اپنے پیغام میں فرمایا ''عزیز بھائیو اور بہنو۔السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، مجھے یہ معلوم کر کے بہت خوشی ہوئی کہ گیانا، ٹرینیڈاڈ اور سرینام کی جماعت ہائے احمدیہ، 25، 26 اور 27 نومبر کو اپنا آٹھواں سالانہ جلسہ سرینام میں منعقد کر رہی ہیں۔خدا تعالیٰ اس جلسہ کو بہت بابرکت کرے اور اس جلسہ کو ان ممالک میں (دعوت الی الدین) کیلئے ذریعہ بنائے اور اس میں شمولیت کرنے والوں کو اپنی رحمتوں سے نوازے۔آمین۔اس جلسہ سالانہ کے موقعہ پر جب کیریبین کونسل کے تینوں ممالک کے احباب جماعت ایک جگہ اکٹھے ہیں میں آپ سب کو اس آخری زمانہ کے اُس سب سے بڑے اور عظیم فتنہ کی طرف متوجہ کرانا چاہتا ہوں جو دجالیت کا فتنہ ہے اور جس نے ایک عالم کو تہ وبالا کر ڈالا ہے اور تمام دنیا پر ایک دائرہ کی طرح محیط ہو چکا ہے۔یہ وہ فتنہ ہے جو خدائے واحد ویگانہ کی توحید پر حملہ آور ہے......اور اس کی اشاعت کیلئے ہر قسم کی کوشش اور ہر نوع کی کارروائی کر رہے ہیں اور تحریف اور تلبیس سے کام لیتے ہوئے کوئی ایسا موقعہ ہاتھ سے جانے نہیں دیتے جس سے اس جھوٹے عقیدہ کی اشاعت ہو۔غریب اقوام اور نادار لوگوں کو اپنے دام میں پھنسانے کے لئے انہوں نے دنیا کے خزانوں کے منہ کھول دئے ہیں اور پسماندہ ممالک میں اس باطل عقیدہ کی اشاعت کیلئے ہر قسم کے لالچ اور ہر قسم کی دھمکی روا رکھتے ہیں اور بنی نوع انسان کی مجبوریوں سے فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں خدائے واحد ویگانہ کی عبادت کے سیدھے اور سچے راستے کی بجائے ایک فانی اور عاجز انسان کی پرستش کی تعلیم دیتے ہیں۔ نوع انسان کو اس جھوٹے عقیدہ سے نجات دلانے اور ایک ضعیف اور درماندہ مخلوق کی خدائی کے چنگل سے آزاد کرا کے سیدھے راستے پر چلانے کیلئے اور سچے اور واحد ویگانہ خدا کی طرف بلانے کیلئے ہی خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث فرمایا تھا اور آپ کے ذریعہ ہی اس

عظیم دجالی فتنہ کی تباہی مقدر تھی اور آپ ہی کے مبارک ہاتھوں اس صلیب نے پاش پاش ہونا تھا جو اس عظیم فتنہ کی نشانی ہے۔ پس اس موقعہ پر میں آپ سب کو جو کیربین آئی لینڈز میں آباد ہیں اور حضرت مسیح موعود کی جماعت میں شامل ہیں اور آپ سے محبت کا دعویٰ کرتے ہیں یہی کہنا چاہتا ہوں کہ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھیں اور اپنے فرائض سے آگاہی حاصل کریں آپ کاسر صلیب کے پیروکار ہیں اور اس لحاظ سے صلیب کو توڑنے اور نوع انسان کو جہنم میں لے جانے والے اس باطل عقیدہ سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور نسل انسانی کو خدائے واحد کی عبادت اور پرستش کے سیدھے راستے پر چلانا آپ کا فرض ہے۔ اپنے اس فرض کی ادائیگی کیلئے اور اپنی اس ذمہ داری سے عہدہ براء ہونے کیلئے کوشش کریں اور اپنے جسم اور ذہن کی تمام قوتوں کے ساتھ (۔) جہاد کا اعلان کریں اور کیربین آئی لینڈز کے ہر ملک کے ہر شہر اور ہر قریہ اور ہر بستی میں اپنے سچے اور حقیقی اور واحد خدا کی خدائی کا پرچار کریں اور اپنے بھائیوں اور اپنی بہنوں کو اس خدا کی طرف بلائیں جو ہمارا خالق اور مالک ہے جو اکیلا ہے اور کوئی اس کا شریک نہیں، جو قادر ہے اور کوئی اس کے مقابل پر کچھ بھی طاقت نہیں رکھتا، جو ازل سے ہے اور ابد تک رہے گا آپ انہیں بتائیں کہ ہمارا خدا وہ ہے جو ہمیشہ خالق، ہمیشہ رازق۔ ہمیشہ ربّ۔ ہمیشہ رحمان اور ہمیشہ رحیم ہے اور رہے گا۔ آپ انہیں سمجھائیں کہ ایک ضعیف اور کمزور انسان کی خدائی انہیں اس دنیا میں یا دوسری دنیا میں کچھ بھی فائدہ نہ پہنچائے گی۔ پس اگر وہ اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو آنے والی تباہی سے بچانا چاہتے ہیں اور دونوں جہانوں کی خوشیاں اور سعادتوں سے اپنی جھولیاں بھرنا چاہتے ہیں تو اپنے باطل عقیدہ کو چھوڑ کر اور ایک فانی انسان کی عبادت کو ترک کر کے اس خدا کی عبادت کریں جو بے شمار برکتوں والا اور بے شمار قدرتوں والا اور بے شمار حسن والا اور بے شمار احسان والا خدا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ میری اس آواز پر کان دھریں گے اور اپنی پوری توجہ کے ساتھ اور اپنی پوری طاقت اور قوت کے ساتھ اس جہاد کا اعلان کریں گے۔ خدا تعالیٰ آپ کو توفیق بخشے کہ آپ حضرت مسیح موعود کی بعثت کے مقصد کو پورا کرنے والے بنیں اور آپ میں سے ہر ایک اس راہ میں قربانی کرنے والا اور اس غرض کے حصول کیلئے اپنی جان مال اور آبرو کو قربان کرنے کا حوصلہ رکھنے والا ثابت ہو۔ خدا تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو اور اپنی برکتوں اور رحمتوں سے آپ کو نوازے اور آپ اس دنیا میں بھی اور اُس دنیا میں بھی اس کے فضل اور احسان کے جلوے دیکھیں''۔ حضور کا یہ پیغام پندرہ نومبر 1983ء کا تحریر فرمودہ ہے۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان نے اپنے پیغام میں تمام حاضرین جلسہ کو محبت بھرا سلام بھجوایا اور خلافت سے مضبوط تعلق اور احکام خلافت کی دل وجان سے پابندی کرنے کی نصیحت کی۔

مکرم ناصر احمد خالد صاحب

چند یادیں اور تاریخی باتیں

مٹی کے پیالہ میں شکر کا شربت

کچھ عرصہ قبل پاکستان کے مشہور وکیل ''ادیب اور نقاد اعجاز بٹالوی وفات پا گئے۔ میری ان سے شناسائی تھی اور انہوں نے ہمارے ماڈل ٹاؤن لاہور کی ادبی تنظیم لاہور آرٹس فورم کے تحت شاعر اور ادیب میرا جی۔ شاعر ن۔ م۔ راشد (نذر محمد راشد) اور مشہور افسانہ نگار اور ادیب سعادت حسن منٹو پر تین مبسوط لیکچرز بھی دئے تھے۔ اعجاز بٹالوی، مشہور مورخ اور ادیب ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی کے چھوٹے بھائی تھے۔ ڈاکٹر صاحب 1931ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری تھے۔ جبکہ بیرسٹر سر چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب لیگ کے صدر تھے۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم، چوہدری صاحب اور ڈاکٹر پروفیسر عبدالسلام صاحب نوبیل لارئیٹ کے بے تکلف دوست تھے۔ چنانچہ چوہدری صاحب کی وفات پر بی۔ بی۔ سی سے ڈاکٹر عاشق حسین بٹالوی نے ہی پروگرام پیش کیا تھا۔ 1928ء سے 1933ء تک میرے دادا جان حضرت خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب، امام بیت لندن تھے اور اسی عرصہ میں تینوں راؤنڈ ٹیبل کانفرنس لندن میں ہوئیں۔ ڈاکٹر صاحب اس وقت لندن میں طالب علم تھے اور وہ اکثر بیت الفضل لندن میں آتے تھے اور خان صاحب سے ان کا بہت عقیدت کا رشتہ تھا۔ یہ باتیں ڈاکٹر صاحب نے مجھے خود بتائی تھیں۔ میں نے ڈاکٹر صاحب کی وفات پر روزنامہ الفضل میں مضمون بھی لکھا تھا۔ جس میں یہ تمام تفصیل درج ہے۔

اس فیملی کے قدرے تفصیلی تعارف کے بعد اب میں اپنے اصل موضوع کی طرف لوٹتا ہوں۔ اعجاز بٹالوی کی وفات پر میں ان کے گھر ایف بلاک ماڈل ٹاؤن لاہور تعزیت کے لئے گیا۔ کوٹھی کے دروازہ پر مرحوم کے بیٹے سلمان بٹالوی سوگ کرنے والوں کا استقبال کر رہے تھے۔ تعارف کے بعد میں نے انہیں بتایا کہ میں بٹالہ کے قریب واقع قادیان کا رہنے والا ہوں۔ سلمان کہنے لگے کہ ان کے دادا جان بٹالہ سے قادیان بڑے مرزا صاحب سے ملنے گئے تھے۔ میں نے جواب دیا۔ کہ میں نے اس سفر اور ملاقات کی روداد آپ کے چچا آغا بابر کی خودنوشت سوانح عمری میں پڑھی ہوئی ہے اور اس وقت آپ کے دادا کی عمر تقریباً 16 سال تھی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب حضرت اقدس نے ابھی مسیح موعود ہونے کا دعویٰ نہیں کیا تھا۔ اور معرکۃ الآ را کتاب براہین احمدیہ کی کئی جلدوں میں اشاعت کی وجہ سے حضرت اقدس کی سارے ہندوستان اور خاص کر پنجاب میں بڑی دھوم مچی ہوئی تھی۔ مولوی محمد حسین بٹالوی صاحب نے تحریر کیا تھا۔ کہ گزشتہ تیرہ سو سالوں میں (۔) کی تائید اور حقانیت پر ایسی زبردست کتاب پہلے نہیں لکھی گئی۔ مگر جب حضرت اقدس نے مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ تو ان ہی مولوی صاحب نے شدید مخالفت کی۔ مجھے یاد آیا۔ جہاں تک حضرت اقدس کے اسلوب تحریر کا ذکر ہے۔ تو ایک دفعہ مشہور مصنف ادیب اور نقاد علامہ نیاز فتح پوری نے تحریر کیا تھا کہ (حضرت) مرزا صاحب کی بعض تحریرات پڑھ کر وجد کی سی کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔

کچھ عرصہ قبل اعجاز بٹالوی کے بھائی آغا بابر کی خود نوشت مشہور عالم ادبی رسالہ نقوش میں قسط وار شائع ہوئی۔ اب یہ کتابی شکل میں بھی شائع ہو چکی ہے۔ اس میں تحریر ہے کہ ان کے والد صاحب (حضرت) مرزا صاحب سے ملنے قادیان گئے۔ جو براہین احمدیہ کے مصنف کا شہرہ سن کر ان کو دیکھنے اور ملنے گئے تھے۔ اس وقت وہ مذکورہ مضمون میرے سامنے موجود نہیں ہے اور میں تمام باتیں اپنی یادداشت کی بناء پر تحریر کر رہا ہوں۔

اعجاز بٹالوی کے والد صاحب کا بیان ہے۔ کہ میں قادیان پہنچ کر حضرت مرزا صاحب کے مکان پر پہنچا اور دروازہ پر دستک دی۔ اس وقت حضرت مرزا صاحب اکیلے ہی اپنے کمرہ میں اندر سے کنڈی لگا کر تحریر کا کام کر رہے تھے۔ علیک سلیک کے بعد انہوں نے دریافت کیا۔ ''نوجوان! کہاں سے آئے ہو؟ اور کس غرض کے لئے آئے ہو؟'' میں نے جواب دیا۔ کہ بٹالہ سے آپ کی کتاب براہین احمدیہ کا شہرہ سن کر آپ کی زیارت اور ملاقات کے لئے قادیان آیا ہوں۔'' آپ نے مٹی کے پیالہ میں پاس پڑے ہوئے پانی کے مٹکے سے پانی انڈیلا اور اس میں شکر ملائی اور جس قلم سے تحریر کا کام کر رہے تھے۔ اس کی پشت سے شکر کو پانی میں گھولا اور اپنے ہاتھ سے یہ پیالہ مجھے پینے کو دیا۔ اس مضمون میں یہ تو ذکر نہیں ہے۔ کہ اس موقعہ پر کیا گفتگو ہوئی۔ جب اعجاز بٹالوی کے والد صاحب اجازت لے کر واپس جانے لگے۔ تو حضرت اقدس نے ان سے فرمایا ''میاں! آتے جاتے رہا کرو۔'' میں نے دل میں کہا۔ کہ جس کسمپرسی کے عالم میں یہ قادیان کی گمنام بستی میں رہ رہے ہیں۔ میرا ان کے ساتھ کیا مستقبل ہو سکتا ہے؟

اگر یہ نوجوان آج حیات ہوتے۔ تو دیکھتے کہ وہ ایک آواز جو قادیان کی گمنام بستی سے بلند ہوئی تھی۔ آج ساری دنیا میں پھیل چکی ہے اور جماعت احمدیہ کے افراد کی تعداد جو پہلے جلسہ سالانہ میں صرف 75 قدوسیوں پر مشتمل تھی۔ ہزاروں، لاکھوں سے کروڑوں تک پہنچ چکی ہے اور افریقہ کے علاوہ جماعت کے انگلستان، جرمنی کینیڈا اور امریکہ میں مضبوط مراکز بن چکے ہیں اور دنیا کی سب سے بڑی جماعت پاکستان میں موجود ہے اور کل دنیا میں ہمارے مشن ہاؤسز اور بیوت کی تعداد 15 ہزار سے زائد ہو چکی ہے اور ایم۔ ٹی۔ اے نے ساری دنیا کے احمدیوں کو اپنے پیارے امام (ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) کی امامت میں ایک انٹرنیشنل فیملی میں تبدیل کر دیا ہے۔

میں نے حضرت اقدس مسیح موعود کے تتبع میں گھر میں بہت سے مٹی کے پیالے رکھے ہوئے ہیں۔ جو میں نے پاکستان کے مختلف شہروں سے سیاحت کے دوران خریدے۔ بلکہ میرے ایک عزیز محمد رفیق سڈل صاحب آف ربوہ ایک دفعہ ملتان گئے۔ تو میرے لئے مٹی کے بنے ہوئے نفیس پیالے خرید کر لائے۔ گرمیوں میں میں اپنے ملنے والوں کو ان ہی مٹی کے پیالوں میں ٹھنڈا شکر کا شربت اور ستو پیش کرتا ہوں اور ساتھ ہی آج سے تقریباً 150 سال قبل ایک 16 سال کے نوجوان کی قادیان میں حضرت اقدس سے ملاقات کا واقعہ سناتا ہوں۔ آپ بھی کبھی اپنے وطن کی مٹی کے بنے ہوئے پیالے میں شکر کا شربت۔ یا سادہ ٹھنڈا پانی پیئیں۔ اجنبی دیاروں میں لاکھوں بسنے والے احمدیہ جماعت کے ممبران کو وطن کی مٹی کی سوندھی سوندھی خوشبو آپ کو دنیا بھر کے کولاز اور کولڈ ڈرنک (ٹھنڈے مشروبات) بھلا دے گی۔

مختلف سرگرمیاں

27 نومبر کو علاقہ ہنسو کی سیر کا پروگرام تھا۔ جو وہاں کے ایک غیر از جماعت دوست روشن غنی کی دعوت پر بنایا گیا تھا، 25 افراد جماعت دن گیارہ بجے وہاں پہنچے، پہلے مجلس سوال وجواب ہوئی۔ دوپہر کے کھانے کے بعد واپسی ہوئی اور اسی شام حلقہ فورو بوئیتی میں ایک کامیاب دعوت الی اللہ کے حوالے سے جلسہ ہوا۔ 28 نومبر بروز پیر مہمانوں کو ایک تفریحی علاقہ Blaka (Watra) کی سیر کروائی گئی۔ 29 تاریخ کو تیس افراد کا وفد ملک کی مشرقی سرحد پر واقع شہر (Mungo) مونگو اور (Albina) البینا کی سیر کے لئے گیا۔ (Marowijne River) مروینا دریا پار کر کے ہمسائیہ ملک فرنچ گیانا کے شہر سینٹ لوراں (Saint-Laurent) کا بھی دورہ کیا اور دعوت الی اللہ کے کام کا جائزہ لیا گیا۔ 30 نومبر کو مہمانوں کے اعزاز میں الوداعی پارٹی کا اہتمام کیا گیا۔

یہ کیربین کونسل کا آخری جلسہ سالانہ تھا اس کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس کونسل کو ختم کر دیا اور ہر ملک کو اپنا الگ جلسہ منعقد کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

نماز جنازہ حاضر

۞ محترم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 26/فروری 2010ء کو قبل نماز مغرب بیت الفضل لندن میں مکرمہ ثریا بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم نذیر احمد صاحب برسٹل یو۔کے کی نماز جنازہ پڑھائی۔ آپ 24 فروری 2010ء کو کچھ عرصہ بیمار رہنے کے بعد 59 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ آپ کا تعلق نارووال سے تھا۔ گزشتہ ایک سال سے یو۔کے میں مقیم تھیں۔ انتہائی نیک، صالح اور جماعت سے محبت اور خلافت سے فدائیت کا تعلق رکھنے والی مخلص خاتون تھیں۔ ان کا جنازہ تدفین کے لئے ربوہ لے جایا جا رہا ہے۔

اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرماتے ہوئے ان کے درجات کو بلند تر فرمائے اور لواحقین کا ان کے بعد خود نگہبان ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعزاز

(نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

۞ امسال منعقدہ علمی و ادبی مقابلہ جات بورڈ لیول فیصل آباد میں نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول کی درج ذیل طالبات نے شرکت کی اور بفضل اللہ تعالیٰ سندات اور نقد انعامات بھی حاصل کئے۔

عزیزہ ناصحہ خالد بنت مکرم محمد خالد وحید صاحب کلاس ہشتم نے بیت بازی میں اول عزیزہ حناء ارشد بنت مکرم ارشد علی اختر صاحب کلاس نہم نے مقابلہ اردو مباحثہ (مخالفت) میں سوم اور عزیزہ ملیحہ محمود بنت مکرم محمود احمد صاحب کلاس ہشتم نے مقابلہ اردو مباحثہ (تائید) میں دوم پوزیشن حاصل کی۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ یہ کامیابیاں ان طالبات اور ادارہ کیلئے مبارک فرمائے اور آئندہ بھی اعلیٰ کامیابیوں سے نوازتا رہے اور ہمیں اپنے فرائض کو احسن رنگ میں ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی گرلز سکول ربوہ)

درخواست دعا

۞ مکرم محمد ظفر اقبال ہاشمی صاحب سیکرٹری تحریک جدید حلقہ وحدت کالونی لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے نواسے محمد احمد واقف نو کو نفسیاتی بیماری لاحق ہوگئی ہے۔ اس کا آپریشن ہوا اور چند گھنٹے بعد اس کو ہسپتال سے فارغ کر دیا گیا اب وہ گھر میں ہے۔ احباب کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو کامل شفا دے۔ آمین

۞ مکرم محمد یعقوب صاحب مقیم جرمنی کو دل کا دورہ پڑا ہے اور وہ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کی کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ٹائیفائیڈ کی ویکسینیشن

۞ مورخہ 9 مارچ 2010ء بوقت صبح 9 بجے تا 2 بجے دوپہر آؤٹ ڈور گراؤنڈ فلور میں ٹائیفائیڈ بخار سے بچاؤ کی ویکسین رعایتی نرخوں پر لگائی جائے گی۔ یہ ویکسین/ ٹیکے دو سال سے زائد عمر کے بچوں اور بڑوں کو لگائے جاسکیں گے۔ یہ ٹیکے تین سال تک ٹائیفائیڈ سے بچاؤ کی اہلیت رکھتے ہیں۔ یہ ٹیکے دو سال سے کم عمر کے بچوں کو نہیں لگائے جا سکتے۔ مارکیٹ میں اس ویکسین کی قیمت -/400 روپے ہے جبکہ ہسپتال میں یہ ویکسین -/250 روپے میں لگائی جائے گی۔ احباب و خواتین سے درخواست ہے کہ اس ویکسین سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

تقریب رخصتانہ

۞ مکرم ڈاکٹر ملک منیر احمد صاحب قلعہ کالر والا ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بڑے بیٹے مکرم فضل عمر ملک صاحب مقیم لندن یو۔کے کی شادی ہمراہ مکرمہ بشریٰ آنسہ صاحبہ بنت مکرم عبدالسلام منیر صاحب ایکسین واپڈا ہوئی۔ 9 جنوری کو بارات قلعہ کالر والا سے لاہور کے لئے روانہ ہوئی سفائر ہال لاہور میں تقریب رخصتانہ منعقد ہوئی اس موقع پر مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے دعا کروائی۔ اگلے روز مورخہ 10 جنوری کو قلعہ کالر والا میں دعوت ولیمہ منعقد ہوئی جس میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے ازراہ شفقت بطور نمائندہ محترم خواجہ ظفر احمد صاحب امیر ضلع سیالکوٹ نے شرکت کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادی جانبین کیلئے بہت مبارک فرمائے اور دین و دنیا کی سب حسنات عطا فرمائے۔ آمین

سیرت حضرت مولانا ظفر محمد ظفر صاحب

۞ خاکسار اپنے والد محترم ظفر محمد ظفر صاحب کی سیرت و سوانح پر کتاب مرتب کرنا چاہتا ہے۔ احباب کے پاس ان کی یادوں پر مشتمل واقعات یا تصاویر ہوں تو مندرجہ ذیل پتہ پر بھجوا دیں۔ تصاویر بحفاظت واپس کر دی جائیں گی۔ اسی طرح اہل علم اور اہل قلم احباب سے ان کی شاعری اور ان کی سیرت و کردار کے متعلق تحریر کرنے کی درخواست ہے۔

ناصر احمد ظفر بلوچ ہاؤس عقب فضل عمر ہسپتال دارالصدر شرقی طاہر ربوہ فون گھر: 0476211453
دفتر: 0476215800 فیکس: 0476211212
موبائل: 0334-6366126,0336-7055739

دعائے نعم البدل

۞ مکرم توقیر اسد صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری بہن محترمہ مہوش عمران صاحبہ زوجہ مکرم بشارت الرحمٰن عمران صاحب رحمٰن کالونی ربوہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 19 فروری 2010ء کو ایک خوبصورت سے بیٹے سے نوازا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچے کا نام صباحت احمد عطا فرمایا۔ مورخہ 23 فروری کو پانچ دن کے بعد بقضائے الٰہی اللہ تعالیٰ کو پیارا ہو گیا۔ نومولود مکرم عبدالسلام اختر صاحب ناصر آباد شرقی ربوہ کا نواسہ اور مکرم عبدالکریم کوثر صاحب رحمٰن کالونی کا پوتا تھا۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

۞ مکرم راشد احمد دھیڑوی صاحب انسپکٹر مال وقف جدید تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خوشدامن محترمہ حفیظہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد اسلم سراجٹ صاحب آف دوڑ ضلع نواب شاہ کافی عرصہ بیمار رہنے کے بعد مورخہ 30 دسمبر 2009 کو نواب شاہ ہسپتال میں 63 برس کی عمر میں وفات پا گئیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں چنانچہ اسی رات 12 بجے دوڑ ضلع نواب شاہ میں نماز جنازہ ادا کرنے کے بعد بذریعہ وین جسد خاکی ربوہ کے لئے روانہ ہوا۔ اگلے دن شام 6 بجے ربوہ پہنچنے کے بعد دارالضیافت ربوہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحومہ کافی عرصہ سے مختلف عوارض میں مبتلا تھیں۔ بیماری کا تمام عرصہ انتہائی ہمت اور صبر سے گزارا۔ انتہائی کم گو مخلص اور مہمان نواز تھیں نمازوں کی پابند اور تہجد کا خصوصی انتظام کرتی تھیں۔ ہر ایک سے احترام سے پیش آتیں اور خصوصی طور پر اپنے بچوں سے شفقت کا سلوک فرماتی اور ان کی رائے کا احترام کرتی تھیں۔ چھوٹے بیٹے کے علاوہ سارے بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے شوہر کے علاوہ 3 بیٹے مکرم زاہد حسین صاحب اٹلی، مکرم طاہر خان صاحب دوڑ ضلع نواب شاہ، مکرم ساجد محمود صاحب UAE، 2 بیٹیاں محترمہ زاہدہ مبشر صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب بند یشہ حسن پور ضلع خانیوال اور محترمہ شاہدہ راشد صاحبہ اہلیہ خاکسار سوگوار چھوڑی ہیں۔ احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور تمام جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

حضرت میاں نور محمد صاحب

غوث گڑھ۔ رفیق حضرت مسیح موعود

یکے از 313

بیعت: 4 مارچ 1890ء

حضرت میاں نور محمد غوث گڑھ کے زمیندار تھے۔ غوث گڑھ تحصیل سرہند ریاست پٹیالہ میں ہے۔ حضرت منشی عبداللہ سنوری کے ذریعہ احمدیت کا تعارف ہوا۔

رجسٹر بیعت اولیٰ میں 178 نمبر پر آپ کی بیعت کا اندراج ہے۔ 4 مارچ 1890ء کو بیعت کی سعادت پائی۔

تاریخ احمدیت میں غوث گڑھ کے دو احباب ہیں جن کا نور محمد صاحب کے نام سے ذکر محفوظ ہے۔ ایک نور محمد صاحب ولد رکھا نمبردار غوث گڑھ بیعت 4 مارچ 1890ء ہیں۔ پیشہ نمبرداری و زراعت و زمینداری لکھا ہے۔

دوسرے نور محمد ولد ہوشناک غوث گڑھ پٹیالہ رجسٹر بیعت کے مطابق 25 جولائی 1889ء ہے آپ بھی نمبردار اور زمیندار تھے۔

حضرت میاں نور محمد صاحب زمیندار غوث گڑھ ریاست پٹیالہ جلسہ سالانہ 1892ء میں بھی شامل ہوئے۔ آئینہ کمالات اسلام میں 93 نمبر پر حضور نے آپ کا نام لکھا ہے۔ حضرت اقدس نے تحفہ قیصریہ میں ڈائمنڈ جوبلی اور کتاب البریہ میں پُرامن جماعت کے ضمن میں آپ کا ذکر فرمایا ہے۔

حضرت مولانا جلال الدین صاحب شمس نے آپ کا نام حضرت مسیح موعود کے معاصر علماء کرام کی فہرست میں درج کیا ہے جنہوں نے حضرت اقدس کی بیعت کی تھی۔

حضرت میاں نور محمد صاحب کے بیٹے چوہدری عبدالقدیر صاحب تقسیم ہند کے بعد ضلع سرگودھا کے چک 28 جنوبی میں رہائش پذیر ہوئے۔

☆..........☆..........☆

خبریں

آئین سے انحراف کی قیمت ہمیشہ قوم کو چکانا پڑی

چیف جسٹس آف پاکستان افتخار محمد چوہدری نے پشاور میں ضلعی عدلیہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قوم سیسہ پلائی دیوار کی طرح ہمارے ساتھ کھڑی ہے۔عدلیہ کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتا۔ آئین سے جب بھی انحراف کیا گیا قوم اور اداروں کو اس کی قیمت چکانا پڑی۔طویل المیعاد مقدمات عدلیہ کے لئے باعث شرمندگی ہیں ۔ آسان اور فوری انصاف کی فراہمی کیلئے جدوجہد تیز کرنا ہوگی۔

پاک بھارت تعلقات ، سعودی عرب مثبت کردار ادا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں

وزیراعظم گیلانی نے کہا کہ بھارت سے تنازعات کا سفارتی مذاکرات کے سوا کوئی حل نہیں ہے، مذاکرات کی اہمیت سے بھارت بھی آگاہ ہے۔انہوں نے کہا کہ سعودی عرب سے ہمارے بہترین تعلقات ہیں ، پاک بھارت مذاکرات میں سعودی عرب اگر اپنا مثبت کردار ادا کرے تو کوئی مضائقہ نہیں۔

امریکہ پاکستان کو ایک ہزار جدید ترین لیزر گائیڈڈ بم کٹ فراہم کرے گا امریکہ

رواں ماہ پاکستان کو ایک ہزار جدید ترین لیزر گائیڈڈ بم کٹ فراہم کرے گا جو پاکستان کو موثر انداز سے جنگجوؤں کے تباہ کرنے میں مدد کریں گے۔ امریکی ائیرفورس کے ترجمان لیفٹیننٹ کرنل جیفری گلین نے بتایا کہ گزشتہ ماہ امریکہ نے پاکستان کو ایک ہزار ایم کے 82 بم دے دیئے تھے اور رواں ماہ کٹ کی فراہمی پاکستان کو اس قابل بنائے گی کہ وہ مخصوص اہداف کو میزائل کے ذریعے نشانہ بنا سکے۔امریکہ جون تک پاکستان کو 18 نئے ایف سولہ طیارے دینے کی منصوبہ بندی کر رہا ہے۔

سندھ میں رینجرز کے اختیارات میں ایک ماہ کی توسیع

حکومت سندھ نے رینجرز کے خصوصی اختیارات میں ایک ماہ کی توسیع کر دی ہے۔ اس ضمن میں محکمہ داخلہ حکومت سندھ کی جانب سے نوٹیفیکیشن جاری کیا گیا تھا۔اس نوٹیفیکیشن کی 30 دن کی مدت 2 مارچ کو ختم ہوگئی تھی۔

خریداران الفضل متوجہ ہوں

جو خریداران الفضل اخبار ہاکر سے حاصل کرتے ہیں۔ان کی خدمت میں اطلاع ہے کہ بل ماہ فروری 2010ء مبلغ 107 روپے بنتا ہے۔ بل کی ادائیگی جلد از جلد کر کے ممنون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

فضل عمر ہاکی کلب ربوہ کی گراؤنڈ کا افتتاح

مجلس صحت کے شعبہ ہاکی کے زیر انتظام دارالرحمت شرقی ربوہ میں بہت محنت سے سرسبز گراؤنڈ بنائی گئی ہے۔جس کا افتتاح محترم سید محمود احمد شاہ صاحب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ وصدر تزئین ربوہ کمیٹی نے مورخہ 15 فروری 2010ء کو بعد نماز عصر کیا۔تلاوت قرآن کریم کے بعد مکرم سید فرخ احمد شاہ صاحب صدر فضل عمر ہاکی کلب ربوہ نے رپورٹ پیش کی۔جس میں انہوں نے بتایا کہ ربوہ میں مجلس صحت کے زیر انتظام 2002ء سے ہاکی کی باقاعدہ کھیل جاری ہے۔ہاکی کے بڑھتے ہوئے رجحان اور دلچسپی کے پیش نظر ایک نئی اور بڑی گراؤنڈ کی کمی محسوس کی جا رہی تھی ،اب خدا تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر ہاکی کلب کو بہترین گراؤنڈ میسر آ گئی ہے۔ رپورٹ کے بعد مہمان خصوصی نے دعا کرائی۔

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت ،مکرم مرزا نصیر احمد صاحب اور مکرم محمد یعقوب بھٹی صاحب کوچ فضل عمر ہاکی کلب کے تعاون اور ذاتی دلچسپی سے ربوہ میں ہاکی کی کھیل جاری ہے اور ترقی کے مراحل طے کر رہی ہے۔گراؤنڈ کے افتتاح کے موقع پر فضل عمر ہاکی کلب کی ٹیم اور آٹھ سابق انٹرنیشنل اور دیگر کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم کے درمیان دلچسپ نمائشی میچ بھی کھیلا گیا۔میچ سے قبل مکرم قمر احمد کوثر صاحب صدر شعبہ ہاکی مجلس صحت نے کھلاڑیوں کا مہمان خصوصی کے ساتھ تعارف کرایا۔گراؤنڈ کے اردگرد بینرز اور شامیانے لگا کے سجایا گیا تھا۔خوب محنت اور لگن سے گراؤنڈ تیار کیا گیا تھا۔ربوہ میں اس طرح کی گراؤنڈز کھیلوں کی ترقی کے لئے بہت ضروری ہیں اور مجلس صحت اس طرف بہت توجہ دی رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کے جملہ امور اور خدمات میں برکت عطا فرمائے۔آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 4۔مارچ

طلوع فجر	5:06
طلوع آفتاب	6:31
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	6:10

انسانیت کی محبت سے خالی دل ایک غار ہے
جلدی سونے۔جلدی جاگنے اور کم کھانے سے صحت عقل اور دولت ملتی ہے
حکیم منور احمد عزیز چک چٹھہ والے
دارالفتوح گلی نمبر 1 ربوہ 047-6214029,0334-6201283

دانتوں کا معائنہ مفت ☆ عصر تا عشاء
احمد ڈینٹل کلینک
ڈینٹسٹ : رانا مدثر احمد /طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ

اسلام آباد،راولپنڈی کے بعد اب لاہور میں
HAROON'S
شاپ نمبر 26-27-28 قذافی سٹیڈیم لاہور
شوز۔جیولری۔بیگ
کراکری اور دیگر گفٹ آئٹمز
طالب دعا: عامر سجاد 042-5715591

WEDDING | PARTY | EVERYDAY
SHARIF JEWELLERS
SINCE 1952
Rabwah
Aqsa Road 6212515 6215455
Railway Road 6214750 6214760
www.sharifjewellers.com

Formaly Jakarta Currency
PREMIER EXCHANGE
Exchange co.'B' PVT.LTD.
DEALS IN ALL FOREIGN CURRENCIES
State Bank Licence No.11
Director: Adeel Manzar
Ph: 042-7566873,7580908, 7534690
Fax: 042-7568060,Mobil: 0333-4221419
Shop # 31, Ground Floor, Latif Centre, (Jewellry Market) Ichhra Lahore

الفضل روم کولر
جستی کولر، گیزر، گیس اوون، واٹر کولر آرڈر پر تیار کئے جاتے ہیں۔
ہر کمپنی کا AC خریدیں اور ہمارے منظور شدہ ڈیلر سے فٹ کروائیں۔گیس اوون، AC سروس اور مرمت کا کام کیا جاتا ہے۔AC کے لئے سٹیبلائزرز بھی دستیاب ہیں۔ہر قسم کا واٹر پمپ اور بورنگ کا کام بھی کیا جاتا ہے۔
نوٹ: کولر، گیزر، گیس اوون۔ہر قسم کا AC پرانا نئے کے ساتھ تبدیل کروائیں۔نیز ہر قسم کی موٹر وائنڈ کروائیں۔
فیکٹری: 1-B-16-265 کالج روڈ نزد اکبر چوک
ٹاؤن شپ لاہور موبائل: 0300-4026760
فون نمبر: 042-5114822,5118096

KOHISTAN STEEL
DEALERS OF PAKISTAN STEEL MILLS CORPORATION LTD AND IMPORTERS
219 Loha Market Landa Bazar Lahore
Tel:+92-42-7630066,7379300
Mob:0300-8472141
Talib-e-Dua:Mian Mubarik Ali

AHMAD MONEY CHANGER
We Deal in All Foreign Currencies
You are always Welcome to:
PREMIER EXCHANGE CO.'B' PVT. LTD. State Bank Licence No.11
Chief Executive: Basharat Ahmad Sheikh
Head Office: B-1 Raheem Complex, Main Market, Gulberg II Lahore
Tell: 35757230,35713728,35752796,35713421,35750480
Fax: 35760222 E-mail: amcgul@yahoo.com

FD-10

خوشخبری
سکائی ویز کی فخریہ پیشکش
لاہور / چنیوٹ / ربوہ 7APV سٹینڈرڈ وین سروس
براستہ موٹروے دو گھنٹہ پہنچ (انشاء اللہ) ٹائم: ہر گھنٹے بعد روانگی
رابطہ: سکائی ویز بکر منڈی بند روڈ، لاہور
فون: 042-37470242 موبائل: 0300-4342602